سلام بر امامؑ تشنہ کام

احمد شہریار

خواب میں چہرہ سرور کی زیارت کی ہے
میں نے اشعار لکھے ہیں کہ عبادت کی ہے؟

قاریوں پر ہے اسی حلق بریدہ کا کرم
جس نے نیزے پہ بھی قرآں کی تلاوت کی ہے

اس کو کہتے ہیں من الخلق الی اللہ کا سفر
جانب لشکر حق، حر نے جو ہجرت کی ہے

قہقہے کیوں نہ ہوں انگشت بدنداں کہ یہاں
ایک ننھے سے تبسم نے قیامت کی ہے

باب توبہ بھی کھلا ہے مگر اے توابین
بات کچھ اور ہی کربل میں شہادت کی ہے

علی اصغر ہو کہ قاسم ہو کہ اکبر کہ حبیب
مسئلہ عمر نہیں، بات شجاعت کی ہے

اب نہیں صبح اذاں، عصر شہادت بھی نہیں
اب تو بس شام ہے اور شام بھی وحشت کی ہے

جب سنی، جس سے سنی کرب و بلا کی روداد
ہم نے گریہ کیا اور آپ نے حیرت کی ہے